REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT/NO R.N 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ❖ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ❖ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO P/G.D.P-3

جلد ۲۹ — شمارہ ۲۴

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian. PIN. 143516.

۲۸ رجب المرجب ۱۴۰۰ ہجری | ۱۲ احسان ۱۳۵۹ ہش | ۱۲ جون ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ احسان (جون) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۳ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت گردوں میں انفیکشن اور کمزوری کی وجہ سے تا حال ناساز ہے

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور مقاصدِ عالیہ میں نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۹ احسان (جون) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان ربوہ کے سفر پر ہیں احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للہ

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی اکیسویں کامیاب مجلسِ مشاورت

★ سالِ نو کے لئے ایک کروڑ روپیہ بجٹ کی منظوری ★ ہمسایہ ملک ٹوگو میں تبلیغی وفود بھجوانے کا فیصلہ ★ یوروبا قرآن کریم کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت ★ ریڈیو پروگرام "واتسمع انصاکم" کو مزید دو ریڈیو سٹیشنوں سے نشر کرنے کا منصوبہ

(رپورٹ مرتبہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد مبلغ مقیم نائیجیریا (مغربی افریقہ))

امسال جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی اکیسویں مجلس مشاورت اپنی سابقہ روایات کے مطابق ملک کے دار الحکومت لیگوس کی احمدیہ سنٹرل مسجد میں مورخہ ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوئی۔ مجلس شوریٰ میں ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے ڈیڑھ صد سے زائد نمائندگان کے علاوہ ہمسایہ ملک ریپبلک آف بینن (REPUBLIC OF BENIN) سے بھی نمائندگان نے شرکت کی

مجلسِ شوریٰ کی کاروائی سے قبل مکرم امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا مولوی محمد اجمل صاحب شاہد کی صدارت میں نائیجیریا مشن کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اہم تبلیغی و تربیتی امور زیرِ غور آئے اس کے ایک گھنٹہ بعد مجلسِ شوریٰ کی کاروائی کا آغاز ہوا جس کی مختصر سی کاروائی قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

پہلا اجلاس

کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مولوی ظفر احمد صاحب سرور نے کی تلاوت کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور مجلسِ شوریٰ کے مختصر کوائف بیان کرنے کے بعد اجتماعی پُرسوز دعا کرائی

دعا کے بعد مجلسِ شوریٰ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ سب سے پہلے سالِ گزشتہ کی شوریٰ میٹنگ کی روئیداد برادرم اے ڈبلیو آئینہ صاحب نے پڑھ کر سنائی جس میں مندرجہ ذیل امور اور فیصلہ جات کا ذکر تھا

الف:- مشنری ٹریننگ کالج کا اجراء

ب:- ماہانہ چندہ کی اہمیت اور وصولی کا طریقِ کار

ج:- اخبار TRUTH کی اشاعت اور اہمیت

د:- صد سالہ جوبلی فنڈ کی وصولی اور اہمیت

ہ:- سب کمیٹیوں کی سفارشات وغیرہ

اجلاس کے آخری دن مکرم امیر صاحب نے مجلسِ شوریٰ کی سب کمیٹیوں کی تقرری فرمائی۔ امسال مختلف جماعتوں کی طرف سے کل تیس تجاویز موصول ہوئی تھیں جو ایجنڈا کی صورت میں شائع کر کے تمام نمائندگان میں تقسیم کر دی گئی تھیں اس طرح اس سال پانچ سب کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی جو مندرجہ ذیل ہیں:—

(۱) سب کمیٹی برائے اصلاح وارشاد و تبلیغ

(۲) سب کمیٹی برائے تعلیم و تربیت

(۳) سب کمیٹی برائے بجٹ و مالی امور

(۴) سب کمیٹی برائے TRUTH اخبار

(۵) سب کمیٹی برائے امور متفرقہ

مندرجہ بالا سب کمیٹیوں کے اجلاس مورخہ ۱۵ مارچ کی شب کو مختلف جگہوں پر وقت مقررہ کے مطابق منعقد ہوئے ان کمیٹیوں کے سیکرٹری صاحبان نے اگلے روز شوریٰ کی کاروائی کے دوران اپنے اپنے اجلاس کی کاروائی پیش کی۔

دوسرے روز شوریٰ کی کاروائی سے قبل نمازِ فجر کے بعد جماعت احمدیہ کے نئے سیکرٹریٹ کے سنگِ بنیاد کی تقریب تھی چنانچہ نمائندگانِ مجلسِ مشاورت اور احباب جماعت کافی تعداد میں اس تاریخی تقریب میں شرکت کے لئے اجوکورو مقام پر پہنچ گئے۔

اجلاس دوم

کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا اس موقع پر خاکسار عزیز الرحمٰن خالد نے سورۃ شوریٰ کے آخری حصہ کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد سب کمیٹیوں کے سیکرٹری صاحبان نے اپنے اجلاس کی کاروائی پڑھ کر سنائی جس کے تحت مجلسِ شوریٰ کے نمائندگان نے کثرتِ رائے کے ساتھ مندرجہ ذیل فیصلے کئے۔

سب کمیٹی برائے اصلاح وارشاد

(۱) ایجنڈے کی یہ تجویز کہ جماعت کا اپنا الگ ریڈیو سٹیشن ہو اس کے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال [illegible] مشن اپنے اپنے علاقہ میں سٹیٹ ریڈیو سے رابطہ قائم کرنے اور اسلام واحمدیت کے پیغام کو عوام تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کرے۔

(۲) تجویز کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" جو کہ حال ہی میں لندن مشن کی طرف سے طبع ہوئی ہے اس کا یوروبا زبان میں ترجمہ شائع کیا جائے اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ترجمہ کا کام شروع ہو چکا ہے جو انشاء اللہ ماہ جون میں مکمل ہو جائے گا۔ حضور ایدہ الودود کی خدمت میں اس کی اشاعت کی منظوری کے لئے پہلے ہی تحریر کیا جا چکا ہے

(۳) تجویز:- یوروبا قرآن مجید کے چونکہ پہلے دو ایڈیشن نایاب ہو چکے ہیں اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق تیسرے ایڈیشن کو جلد طبع کرایا جائے اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دیباچہ تفسیر القرآن کا بھی ترجمہ اس زبان میں شائع ہو۔

(۴) شوریٰ میں فیصلہ ہوا کہ اس سال ٹوگو (TOGO) جو کہ نائیجیریا کا ہمسایہ ملک ہے کے مشن کی طرف تبلیغی وفود بھجوائے جائیں ماہ جولائی میں سکولوں میں عام تعطیلات کے دوران احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے اس ملک میں تبلیغی و تربیتی مقاصد کے لئے چھ سات معلمین و مشنریز حضرات پر مشتمل سلسلہ کا ضروری لٹریچر دے کر ایک وفد بھجوایا جائے

سب کمیٹی برائے تعلیم و تربیت

اس کمیٹی کے تحت مندرجہ ذیل فیصلہ جات

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۲ ر احسان ۱۳۵۹ ہش

صد سالہ جوبلی فنڈ کا ساتواں مرحلہ

اور

امام ہمام ایدہ اللہ الودود کا تازہ ترین پیغام

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ٹھیک اکانوے سال قبل انتہائی گمنامی اور بظاہر حالات نہایت درجہ بے سر و سامانی کے عالم میں مورخہ ۲۳ ر مارچ ۱۸۸۹ء کو گنتی کے چند مریدانِ باصفا پر مشتمل ایک پاکیزہ روحانی جماعت کے قیام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی جس عظیم اور بابرکت مہم کا آغاز فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متضرعانہ دعاؤں، خلفاء عظام کی عظیم قائدانہ صلاحیتوں اور مخلصینِ جماعت کی بے مثال جانی و مالی قربانیوں کے نتیجہ میں آج وہ روحانی مہم اپنی راہ میں حائل تمام تر رکاوٹوں اور دشواریوں کو عبور کرتی ہوئی کامیابیوں اور ظفر مندیوں کے جلو میں اس مقام تک پہنچ چکی ہے جہاں سے اسے اپنی جماعتی زندگی کی پہلی صدی مکمل کرنے کے لئے اب صرف نو منزلیں طے کرنی باقی ہیں۔

اکانوے سالہ اس طویل سفر کے دوران احمدیت کا یہ مختصر سا کارواں کیسے کیسے دشوار گذار مراحل سے گذرتا ہوا موجودہ مقام تک پہنچ سکا ہے بے شک اس اجمال کی تفصیل اپنے دامن میں بہت سے ایسے دلگداز موڑ لئے ہوئے ہے جو ہر انصاف پسند قاری کو رُلا دینے کے لئے کافی ہے تاہم ہمارے ماضی کی یہ اکانوے سالہ طویل داستان حوادث زمانہ کی ان تیز و تند آندھیوں کے بالمقابل کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں اور نہایت درجہ پیار و محبت کے ان بے شمار جلوؤں سے بھی معمور ہے جن کا سرسری سا مطالعہ نہ صرف ماضی کی تمام تر تلخ و ناگوار یادوں کے جانگسل احساس کو مدہم کر دیتا ہے بلکہ ہمارے ایمان و ایقان کو نئی تازگی اور پختگی بھی عطا کرتا ہے اور اسی پس منظر میں جب ہم اپنے تابناک مستقبل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس کی پیشانی پر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور کی یہ پُر شوکت تحریر جلی حروف میں لکھی ہوئی صاف نظر آتی ہے کہ:۔

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور کی ایسی ہی بے شمار پیش خبریوں کی روشنی میں آج بفضلہٖ تعالیٰ ہر احمدی کا دل اس یقین سے پُر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی بلاشک اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کے موعود عالمگیر غلبہ کی وہ تابناک صدی ہوگی جس کے لئے ہر فردِ جماعت مسلسل اکانوے سال سے اپنی ہر ممکنہ سعی اور قربانی کو خدائے قادر و توانا کے حضور میں پیش کرتا چلا آرہا ہے اور اسی خوش آئند صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے ہمارے موجودہ امام ہمام ایدہ اللہ الودود نے جماعت کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نام سے سولہ سالوں پر مشتمل وہ عظیم اور جامع منصوبہ پیش فرمایا جو گذشتہ چھ سالوں کے دوران تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی میدان میں محیّر العقول اور انتہائی مفید نتائج بر آمد کرنے کے بعد اب بفضلہٖ تعالیٰ اپنے ساتویں مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔

مومن کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کی خوشی کی ہر تقریب جہاں بے جا رسوم و رواج اور تکلفات کی آلائشوں سے پاک مومنانہ وقار اور سادگی کا قابلِ رشک مرقع ہوتی ہے وہاں تحدیثِ نعمت کی غرض سے خود اس کے جوارح پر اس کی باطنی کیفیت کا اظہار اس رنگ میں ہو رہا ہوتا ہے گویا اس کا تمام وجود اللہ تعالیٰ کی زندہ تجلیات کا مظہر اور اس کے بے پایاں افضال و اکرام کا منادی ہے۔ پھر یہ نہیں کہ خوشی کا یہ اظہار محض ظاہری نمود و نمائش کی حد تک محدود رہے بلکہ اس نوع کی ہر تقریب مومن کے ایمان میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ پختگی اور تازگی لانے کا موجب بنتی ہے اور اسے لامتناہی روحانی رفعتوں کے حصول پر کمربستہ کر دیتی ہے اور یوں اس کا وجود زبانِ حال سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا ایک نئے عزم اور نئے ولولے کے ساتھ ترقی و کامرانی کی راہوں کو طے کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ گویا حمد اور عزم دو اہم اغراض ہیں جو مومن کی ہر خوشی کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں چنانچہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی افرادِ جماعت کے سامنے صد سالہ جوبلی فنڈ کے اس عظیم اور ہمہ گیر منصوبہ کے پسِ پردہ ان ہی اغراض و مقاصد کی نشاندہی فرمائی ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"صد سالہ جشن دو اغراض کے ماتحت منایا جا رہا ہے ایک غرض تو یہ ہے کہ جماعت مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمتوں اور برکتوں اور نصرتوں سے نوازا ہے اور دوسری غرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے اپنے اس عزم کا عہد کریں کہ اے ہمارے ربّ! ہم نے گزشتہ صدی میں اپنی حقیر قربانیاں تیرے حضور پیش کیں اور تو نے ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرما کر اپنی نصرت سے نوازا، ہم اپنی کمزوریوں کے باوجود تیرے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم تیرے ہی فضل سے اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے آئندہ صدی میں بھی قربانیاں کرتے چلے جائیں گے (تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۳ء)

پس جماعت کے مخلص اور ایثار پیشہ احباب نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس عظیم تحریک میں جس رنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے وہ بلاشک ان کے جذبۂ خلوص کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی حمد اور اپنے آہنی عزم کے اظہار کے لئے اپنے ایمان اور اخلاص میں مزید وسعت پیدا کریں تا کہ غلبۂ اسلام کی آنے والی موعود اور تابناک صدی کا ہم اس رنگ میں استقبال کرنے کی توفیق پا سکیں جو ہر مخلص احمدی کے مقام کے شایان شان ہو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ترین پیغام میں احباب جماعت کی توجہ اسی امر کی جانب مبذول کرائی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:۔

"اس منصوبہ کا ساتواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے میں اپنے تمام عزیز بھائیوں اور بہنوں کو جو چاہتے ہیں کہ وہ بھی کسی حصہ میں رہتے ہوں توجہ دلاتا ہوں کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اس فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیئے اپنے وعدوں کو مرحلہ وار سو فیصد سے بھی زیادہ پورا کیجئے اور جو اس وقت اس مالی تحریک میں شامل نہیں ہو سکے یا جن کو اللہ تعالیٰ نے اب مالی فراخی دی ہے وہ اب اس میں شامل ہو جائیں اور وعدوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کر دیجئے۔ (بدر ۲۲ رمئی ۱۹۸۰ء)

پس اللہ تعالیٰ نے ہم کمزور و بے مایہ افرادِ جماعت کو محض اپنے فضل سے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے جو مقبول خدمات بجا لانے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور پھر ہماری ان حقیر قربانیوں کو بار آور کرتے ہوئے آج ہمیں حق الیقین کے اس مقام پر فائز کیا ہے جہاں سے ہم اسلام کے موعود عالمگیر غلبہ کی صدائے بازگشت کو اپنے کانوں سے سُن رہے ہیں یہ تمام امور تقاضہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے محبوب مطاع اور مقدس امام کے اس تازہ ترین ارشاد پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے حمد اور شکر گذاری کے جذبات کے ساتھ اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند اور مساعی کو تیز تر کرنے کا عزم صمیم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خورشید احمد انور)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

برائے سال ۱۹۸۰ تا ۱۹۸۳ء

ہندوستان کی جن جماعتوں کی طرف سے عہدیداران کے انتخاب کی تفاصیل نظارت ہذا میں موصول ہو کر منظوری کے مراحل سے گذر چکی ہیں ان کی مکمل فہرست بدر کی آئندہ اشاعت میں یکجائی طور پر دی جا رہی ہے جبکہ بہت سی جماعتیں ایسی رہتی ہیں جن کی طرف سے انتخابات کی تفاصیل کا انتظار ہے امید ہے کہ باقیماندہ تمام جماعتیں حسب قواعد اپنے عہدیداران کا سہ سالہ انتخاب کر کے بغرض منظوری فوری طور پر نظارت ہذا کو ارسال کریں گی۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

ایمان لانیوالوں میں دو گروہ ضرور پائے جاتے ہیں ایک صدیقوں کا گروہ دوسرے شہیدوں کا گروہ

صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر اُن پر قائم بھی ہو۔

شہید اُسے کہتے ہیں جو اپنے خدا اور روزِ جزا پر ایسا ایمان حاصل کر لیتا ہے گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتا ہے

دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اُن کو بھی صدیق اور شہید کا مقام عطا کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :۔

"وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ (الحدید آیت ۹، ۱۰)

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝"

(الحدید آیت ۲۰)

اس کے بعد ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا :۔

یہ سورہ حدید کی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ

حقیقت یہ ہے

وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ کہ اللہ کا رسول تم کو صرف اس لئے بلاتا ہے لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم مومن ہو تو خدا تم سے ایک وعدہ لے چکا ہے هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندے پر کھلے کھلے نشان نازل کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان نشانات کے ذریعہ سے تم کو اندھیروں میں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے اور اللہ یقیناً بہت شفقت سے کام لینے والا اور بار بار کرم کرنے والا ہے اور جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہدا کا درجہ پانے والے ہیں ان کو ان کا پورا پورا اجر ملے گا اور اسی طرح اُن کا نور ان کو ملے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے۔

پھر فرمایا :۔

قرآن کریم کے الفاظ کے جو معنی کئے گئے ہیں اُن کی رُو سے لفظ ایمان تین باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دل تصدیق کرے۔ زبان اس کا اعلان کرے اور انسان کا عمل گواہی دے کہ واقعہ میں اس کا دل ایمان لایا ہے۔ اور صداقت کی تصدیق کرتا ہے۔ پس ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اس کا پہلا اور حقیقی تعلق دل کے ساتھ ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت کسی دل میں ایمان کو داخل نہیں کر سکتی نیز دُنیا کی کوئی طاقت کسی دل سے ایمان کو نکال نہیں سکتی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کے پیار نے اور آپؐ کے سلوک نے (اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے نتیجہ میں جو آپؐ سے ہو رہا تھا۔ اور جس کا دیکھنے والی آنکھ مشاہدہ کر رہی تھی) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے دلوں کو اس طرح جیتا کہ صداقت دلوں میں گڑ گئی۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت دل سے ایمان کو نکال نہیں سکتی۔ اگر واقعی دل میں ایمان ہو اور اس کی مثال

صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی مکی زندگی ہے۔ وہ کون سی مصیبت تھی جس سے وہ دو چار نہ ہوئے وہ کون سی ایذا تھی جو ان کو نہیں پہنچائی گئی۔ اتنے دُکھ دیئے گئے اور اتنی تکلیفیں پہنچائی گئیں کہ آج بھی جب ہم سوچتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن وہ صداقت جو اُن کے دلوں میں داخل ہو چکی تھی ہر قسم کے دُکھ اور ایذا رسانی اور ابتلا نے بھی اس صداقت کو اُن کے دلوں سے نہیں نکالا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو بہت دُکھ دیا گیا مگر وہ ثابت قدم رہے اس سے بہتر مثال انسان کی مذہبی تاریخ میں نہیں اور کہیں نہیں ملتی۔

پس ایمان دل سے شروع ہوتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے بار بار بتایا ہے کہ مخالفین کے حربے اس وجہ سے بھی ناکام ہو جاتے ہیں کہ دلوں پر اُن کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کے تکلیف پہنچانے اور ایذا رسانی کے منصوبے مومنین کے لئے ایک قسم کی

جنّتوں کے دروازے

کھولنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ غرض دل سے ایمان شروع ہوتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ زبان اس کا اقرار کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان باللہ کا محبت الٰہی اور عشق الٰہی سے بڑا گہرا تعلق ہے یعنی محض یہ نہیں کہ ایک شخص خدا تعالیٰ پر اس کی ذات اور صفات کی معرفت کے نتیجہ میں ایمان لایا بلکہ اس کے حسن اور اس کے احسان کو دیکھ کر اس کے ساتھ ایک محبت اور ایک عشق پیدا ہوتا ہے اور جب عشق کا اور محبت کا جذبہ دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے تو زبانوں پر بہرحال اس کا اظہار ہوتا ہے اور وہ اظہار بے تکلف ہوتا ہے اس واسطے جب ایمان دلوں میں داخل ہو جائے تو زبان اس کا اقرار کرتی ہے اور پھر محض اقرار کو وہ انسان کافی نہیں سمجھتا بلکہ اپنے اعمال سے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعہ میں اس کے دل کے اندر ایمان داخل ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ رسول تمہیں اس طرف بلا رہا ہے کہ جس خدا نے تمہیں پیدا کیا۔ جو

تمہارا رب ہے اسی پر ایمان لاؤ۔ صَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (المؤمن آیت ۶۵) وہ خدا جس نے تمہیں وجود دیا اور تمہارے اندر بہترین صلاحیتیں پیدا کیں اور جس کا منشاء یہ ہے کہ وہ صلاحیتیں نشوونما پائیں تاکہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے اُسے یہ

استعدادیں اور صلاحیتیں

دی گئی ہیں۔ وہ مقصد پورا ہو یعنی انسان کا ذاتی تعلق، محبت ذاتی اور پیار اور عشق کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو جائے۔

وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر تم ایمان لاؤ اور ایمان کے حقائق پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ تم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ تمہاری فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسی غرض کے لئے تمہاری فطرت کو پیدا کیا گیا تھا اور فطرت کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اور ان کی نشوونما کی خاطر خدا تعالیٰ اپنے بندے پر آیاتٍ بیّنات یعنی کھلے کھلے نشان نازل کرتا ہے۔ اور خدا کا حقیقی بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی عظمت اور جلال کے لحاظ سے اور اپنے کمال کو پہنچ جانے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی تمام رسول جو پہلے گزرے اور وہ تمام مقربین الٰہی جو بعد میں آئے وہ اسی کامل کی ظلیت میں عبد بنے جو کہ عبودیت کے اعلیٰ اور ارفع اور کامل مقام پر کھڑا ہے۔ پس

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

ہی پہلوں نے بھی آیاتٍ بیّنات حاصل کیں اور بعد میں آنے والے بھی محمد ہی کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے کھلے کھلے نشان پانے والے ہیں اور یہ نشان اس لئے ظاہر ہوئے کہ جو شیطانی ظلمات (اندھیرے) کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ان سے انسان کو پاک کیا جائے اور جس نور کی خاطر اسے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ نور ان بندوں کو، ان مخلص مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہو کیونکہ إِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ اللہ تعالیٰ کی صفت شفقت کرنا اور بار بار رحم کرنا ہے۔

پہلے یہ کہا تھا کہ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے پھر چند آیات کے بعد یہ کہا گیا ہے۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ کہ جو خدا پر اور اس کے رسل پر ایمان لاتے ہیں۔ (تمام رسل اس بات میں شامل ہیں خواہ وہ شریعت لانے والے رسول تھے یا شریعت کی پیروی کرانے کے لئے آنے والے رسول تھے) أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ ان مومنوں میں صدیقوں کا گروہ بھی ہے اور شہداء کا گروہ بھی ہے۔ لَهُمْ أَجْرُهُمْ ان کے اعمال کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ انہیں دے گا۔ وَنُورُهُمْ اور ان کی قابلیت اور صلاحیت اور استعداد کے مطابق ان کا نور بھی انہیں عطا کیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے

اعمال صالحہ میں ترقی کریں

اور پہلے سے زیادہ اجر حاصل کریں۔ لیکن وَالَّذِينَ كَفَرُوا وہ ناشکرے انسان جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے جو استعدادیں قرب الٰہی کے لئے دی ہیں ان کا انکار کرتے اور ان کی ناشکری کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں ان کی سزا ان کے اپنے عمل کی وجہ سے وہ دوزخ ہے کہ جو خدا تعالیٰ سے دوری اور خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کی علامت ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جتنے بھی رسول ہیں ان پر ایمان لانے والوں میں دو گروہ ضرور پائے جاتے ہیں۔ ایک صدیقوں کا گروہ اور دوسرے شہداء کا گروہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدیق اور شہید کے جو معنے کئے ہیں وہ میں اس وقت پڑھ کر سناؤں گا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو۔ مثلاً اس کو ان معارف کی حقیقت معلوم ہو کہ وحدانیت باری تعالیٰ کیا شئے ہے اور اس کی اطاعت کیا شئے اور محبت باری عز اسمہ کیا شئے اور شرک سے کس مرتبہ اخلاص پر مخلصی حاصل ہو سکتی ہے اور عبودیت کی کیا حقیقت ہے اور

اخلاص کی حقیقت

کیا اور توبہ کی حقیقت کیا۔ اور صبر اور توکل اور رضا اور محویت اور فنا اور صدق اور وفا اور تواضع اور سخا اور ابتہال اور دعا اور عفو اور حیا اور دیانت اور امانت اور اتقاء وغیرہ اخلاق فاضلہ کی کیا کیا حقیقتیں ہیں۔ پھر ماسوا اس کے ان تمام صفات فاضلہ پر قائم بھی ہو۔" (تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۱۲۳)

پھر آپ تریاق القلوب ہی میں فرماتے ہیں:۔

"صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانہ پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں۔ اور اس صدیق کے صدق پر گواہی دیں۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۵ طبع اول)

پھر الحکم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں سے ایک ارشاد کی ڈائری یہ ہے:۔

"صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق إِيَّاكَ نَعْبُدُ کہتا اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبۂ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا۔ نہ لغو طور پر نہ کسب خیر اور نہ دفع شر کے لئے یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا إِيَّاكَ نَعْبُدُ پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے۔ اور اس کا وہ عمل

اعلیٰ درجہ کی عبادت

ہوتی ہے۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ سے آگے إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ہے۔ خواہ یہ اس کے منہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالیٰ جو مبدء الفیوض اور صدق اور راستی کا سرچشمہ ہے اس کو ضرور مدد دے گا۔ اور صداقت کے اعلیٰ اصول اور حقائق اس پر کھول دے گا۔ مثلاً جیسے کہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو تاجر پکے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور دیانتداری کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ اگر وہ ایک پیسہ سے بھی تجارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک پیسہ کے بدلے لاکھوں روپے دے دیتا ہے۔

اسی طرح جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے۔

صدق مجسم قرآن شریف ہے

اور پیکر صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہے (کیونکہ آپ نے اپنی زندگی میں قرآن کریم کی ہدایت پر سچا اور پورا عمل کر کے ہمارے لئے ایک کامل اسوہ پیش کیا) اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔ میں اس بات کے ماننے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوں۔ کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا۔ وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس لئے

کہ اس کے قلب کو اُس سے مناسبت ہی نہیں کیونکہ یہ تو صدق کا چشمہ ہے اور اُس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو۔"

(الحکم جلد ۹ صفحہ ۱۹۰۵-۱۰-۹ بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل ص ۳۶۵ و ۳۶۶)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:-

"صدّیق وہ ہوتے ہیں جو صدق سے پیار کرتے ہیں۔ سب سے بڑا صدق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور پھر دوسرا صدق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے وہ صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں اور صدق ہی چاہتے ہیں۔...... صدّیق عملی طور پر صدق سے پیار کرتا اور کذب سے پرہیز کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ بحوالہ تفسیر سورہ آلِ عمران والنساء صفحہ ۲۵۲)

شہید کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں:-

"مرتبہ شہادت سے وہ مرتبہ مراد ہے جبکہ انسان اپنی قوت ایمان سے اس قدر اپنے خدا اور روزِ جزا پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمالِ صالحہ کی مرارت اور تلخی دور ہو جاتی ہے اور

خُدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء و قدر

بباعث موافقت کے شہد کی طرح دل میں نازل ہوتی اور تمام صحن سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے اور ہر ایک ایلام انعام کے رنگ میں دکھائی دیتا ہے۔ سو شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے جو قوتِ ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو اور اس کے تلخ قضاء و قدر سے شہد شیریں کی طرح لذت اُٹھاتا ہے اور اسی معنے کی رُو سے شہید کہلاتا ہے اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لئے بطور نشان کے ہے۔"

(تریاق القلوب طبع اوّل صفحہ ۱۲۲)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:-

"عام لوگوں نے شہید کے معنے صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا یا دریا میں ڈوب گیا یا وبا میں مر گیا وغیرہ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفا کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے۔ اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور اُن کی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اُن کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اُن کو پیس ڈالے اُن کو پہنچتی ہے۔ وہ ان کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنے"

(الحکم جلد ۶ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ بحوالہ تفسیر آلِ عمران والنساء صفحہ ۲۵۱)

...... دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کو بھی صدّیق اور شہید کا مقام عطا کرے۔ آمین ؛

مرحوم عبدالرحیم صاحب درویش بھی موضع بھٹیاں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے لیکن بعد میں علاقہ سندھ میں کاشت کاری کا کام شروع کر کے وہیں رہائش پذیر ہو گئے اسلئے سندھی کہلائے۔ مرحوم گھوڑوں کی تجارت میں ماہر تھے۔ ۱۹۴۷ء میں مرکزِ سلسلہ قادیان میں خدمت کے لئے حاضر ہوئے پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے ــــــ اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کی جس کی پہلے ایک بیٹی تھی پھر مرحوم سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا جو سب شادی شدہ ہیں۔ اور پسر عزیز مکرم عبداللطیف صاحب سندھی بھی خدمتِ سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں مرحوم خاموش طبیعت منکسر المزاج اور نیک طینت انسان تھے۔ زمانہ درویشی نہایت صبر و استقلال اور وفاداری سے گذارا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا کرے اور بیوہ و جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (ایڈیٹر بدر)

افسوس! مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش

وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

نہایت افسوس کیساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش مؤرخہ ۴ جون ۱۹۸۰ء کو بعمر ۸۰ سال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کا جنازہ ۷ جون کی شام کو براستہ واہگہ بارڈر لاہور سے قادیان لایا گیا اور اسی روز بعد نماز عشاء احاطہ مہمان خانہ میں کثیر احباب سمیت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر کے تیار ہونے پر محترم قائم مقام صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔

مرحوم چوہدری عبدالحق صاحب درویش، موضع بھٹیاں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ ابتداء میں نہری پٹواری کی حیثیت سے ملازمت شروع کی۔ پھر جنگ عظیم دوم میں ملٹری میں بھرتی ہوئے۔ اور جنگ کے دوران ہی قبولِ احمدیت کی توفیق پائی۔ ملٹری سے ریٹائرمنٹ کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں بطور ہیڈ کلرک نظارت امورِ عامہ کئی سال تک خدمت بجالاتے رہے پھر بطور معاون ناظر اعلیٰ بھی خدمت کی توفیق ملی۔ انجمن کی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اچھی صحت اور خدمت کا جذبہ رکھنے کی وجہ سے آخر تک دفتر وقفِ جدید میں کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ وکیل انجمن احمدیہ کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔

مرحوم کی پہلی بیوی زمانۂ درویشی سے کافی عرصہ قبل فوت ہو چکی تھیں جن سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو پاکستان میں مقیم ہیں۔ زمانۂ درویشی میں مالابار کی ایک بیوہ خاتون سے شادی کی جن کے پہلے خاوند سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ ان بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ ایک بیٹا نوجوانی کی عمر میں فوت ہو گیا اور دوسرے بیٹے مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نائب محاسب کے طور پر خدمتِ سلسلہ بجالا رہے ہیں۔ تینوں ربائب کی شادیاں کیں۔ اور پھر چوہدری صاحب کی صلب سے بھی دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ ایک بیٹا عزیز نورالدین مغربی جرمنی میں مقیم ہے۔ بیٹی نوجوانی کی عمر میں گزشتہ سال پہلی زچگی میں وفات پا گئی۔ بڑھاپے کی عمر میں یہ صدمہ مرحوم چوہدری صاحب نے نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد طبیعت یکدم کمزور ہو گئی۔ پاسپورٹ پر اپنے عزیز و اقارب سے ملنے پاکستان گئے۔ وہاں جا کر یرقان ہو گیا۔ ربوہ میں علاج ہوا۔ پھر لاہور کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ۵ جون کو بارڈر کراس کرانے کا پروگرام تھا لیکن ۴ جون کو لاہور ہی میں آخری بلاوا آ گیا۔

مرحوم نیک، صوم و صلوٰۃ کے پابند، خوش مزاج اور زندہ دل آدمی تھے۔ غیر مسلموں سے بھی وسیع تعلقات تھے۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے اور جوارِ قرب میں جگہ عطا فرمائے اور غمگسار بیوہ اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین ؛

افسوس! مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش

وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مؤرخہ ۷ جون کو درویشانِ قادیان اُدھر مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم کی تدفین سے فارغ ہو کر آ ہی رہے تھے کہ یہ افسوس ناک خبر ملی کہ مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی۔ دو ہفتہ قبل تک گھومتے پھرتے دکھائی دیتے تھے اور پتہ ہی نہ تھا کہ کوئی مہلک مرض اندر ہی اندر بڑھتا جا رہا ہے۔ زیادہ کمزوری محسوس ہوئی تو امرتسر ہسپتال لے جا کر داخل کرایا گیا۔ مختلف ٹیسٹ کروائے گئے بالآخر ڈاکٹروں نے کینسر کا خدشہ ظاہر کیا۔ مرحوم کو اپنی بیماری کا صحیح علم نہ تھا لیکن شاید ذہنی طور پر محسوس کر رہے تھے کہ اب خدا کے حضور حاضر ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اس لئے باصرار ۷ جون کو امرتسر ہسپتال سے واپس گھر آ گئے۔ قریباً ۲ بجے شام گھر پہنچے حالت گرتی جا رہی تھی۔ ہسپتال کی فضا سے نکل کر کوئی چار گھنٹے اپنے اہل و عیال میں سکون سے گزارے۔ باتیں کیں اور دس بجے کے قریب گھر ہی سے عدم کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دوسرے دن یعنی ۸ جون کی صبح ۱۰ بجے دفتر محاسب کے صحن میں کثیر احباب کی موجودگی میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کے سبب مرحوم کو بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین کے بعد قبر کے تیار ہونے پر محترم قائم مقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا فرمائی۔ ؎

حجرِ اسود اور نقشِ پائے خلیلؑ پر محققانہ تبصرہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضلی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جھانسی کے ایک لوکل اخبار "مکرانی گزٹ" کے بعض اقتباسات مکرم و محترم ڈاکٹر غلام احمد صاحب احمدی آف چرگاؤں نے برغرض تبصرہ بھجوائے ہیں۔ جو اخبار مذکور کے شمارہ یکم اپریل ۱۹۸۰ء سے ماخوذ ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں (اخبار مذکور کے ایڈیٹر مکرم حکیم عبد الرحمٰن صاحب ہیں)۔

اوّل:۔ "سنگِ اسود۔ نام سے ظاہر ہے کالا پتھر۔ یہ جنت کا پتھر ہے جو کعبہ شریف کے دروازے کے قریب ہی ایک گوشہ میں نصب ہے۔ پہلے یہ پتھر سفید تھا۔ حاجی لوگ اسے بوسہ دیتے ہیں یا کسی طرح چھوتے ہیں یا اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو اس پتھر سے ساتھ محبت کے ساتھ چومتے ہیں۔ کہ ان انگلیوں سے سنگِ اسود چھوا گیا ہے۔"

دوم:۔ نقشِ کفِ پائے خلیل

"خانہ کعبہ کے مقابل دروازے کی جانب ایک مقام ابراہیم خلیل اللہ ہے۔ اس میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش پا (دونوں پیروں کے نشان) اس طرز کے ہیں جیسے کوئی گیلی مٹی پر اپنا پنجہ رکھے۔ تو گہرا نقش پڑ جاتا ہے۔ جیسے یہ پیروں کے نشانات تاریخ کی دیوار سے ہر جانب نظر آتے ہیں۔ اس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ حسبِ ضرورت یہ پتھر بھی اونچا ہو جاتا تھا۔ امام صاحب کا مصلّٰی اس مقام ابراہیم کے قریب ہے۔ نوافل ادا کرتے ہیں۔"

محققانہ اصول

قبل اس کے کہ ان دونوں امور پر تبصرہ کیا جائے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ تیرہویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں عیسائی پادریوں نے بالخصوص اور دیگر مذاہب نے بالعموم اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر بھرپور حملے کئے۔ اور مخالفین کا انداز فکر یہ تھا کہ بعض متشابہ آیات قرآنی یا ضعیف اور ساقط الاعتبار روایات یا مفسرین قرآن کریم کی بعض لغزشوں کو بنیاد بنا کر اسلام کے پاکیزہ چہرے پر خطرناک اعتراضات کا طومار باندھ دیتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف عوام بلکہ بعض مسلمانوں کے نامور علماء بھی جیسے پادری عماد الدین صاحب وغیرہ ہمیشہ کے لئے اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت کی گود میں چلے گئے۔ اور اسلام پر بہیمانہ حملے شروع کر دیئے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے تائید اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حضور علیہ السلام نے قرآن کریم کے حقائق و معارف اور زبردست براہین و دلائل اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کر دی۔ اس موقعہ پر حضور نے ان حملوں کی روک تھام اور اعتراضات کو اعتدال پر لانے کے لئے اقوام عالم کے سامنے دو امور پیش کئے جو درج ذیل ہیں فرمایا:۔

" اوّل یہ کہ ایسا اعتراض جو خود معترض کے لئے الہامی کتاب یا ان کتابوں پر جن کے الہامی ہونے پر وہ ایمان رکھتا ہے۔ وارد ہو سکتا ہو۔ یعنی وہ امر جو بناء اعتراض ہے۔ اُن کتابوں میں بھی پایا جاتا ہو جن پر معترض کا ایمان ہے۔ ایسے اعتراض سے چاہئے کہ ہر ایک ایسا معترض پرہیز کرے۔"

دوم۔ اگر بعض کتابوں کے نام بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے کسی طریق کی طرف سے اس غرض سے شائع ہو گئے ہوں۔ کہ درحقیقت وہی کتابیں ان کی مسلّم اور مقبول ہیں۔ تو چاہئے کہ کوئی معترض ان کتابوں سے باہر نہ جائے اور ہر ایک اعتراض جو اس مذہب پر کرنا ہو۔ انہیں کتابوں کے حوالے سے کرے۔ اور ہرگز کسی ایسی کتاب کا نام نہ لیوے۔ جس کے مسلّم اور مقبول ہونے کے بارے میں اشتہار میں ذکر نہیں۔ اور اگر اس قانون کی خلاف ورزی کرے۔ تو بلاتامل اس سزا کا موجب ہو۔ جو دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند میں درج ہے۔ یہ التماس ہے جس کا پاس ہونا ہم بذریعہ کسی ایکٹ یا سرکلر کے گورنمنٹ عالیہ سے چاہتے ہیں۔"

{تبلیغ رسالت جلد چہارم صفحہ ۲۵}

اسی مقام پر حضورؑ نے اپنی مسلّم کتب کی تفصیل اس طرح شائع فرمائی کہ:۔

" اوّل قرآن شریف مگر یاد رہے کہ کسی قرآنی آیت کے معنے ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہیں جن پر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہوں۔ کیونکہ قرآن کی بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں۔ اور نیز قرآن کے کامل اور یقینی معنوں کے لئے اگر وہ یقینی مرتبہ قرآن کے دوسرے مقامات سے معتبر نہ آسکے۔ یہ بھی شرط ہے کہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل بھی اس کی مفسّر ہو۔ غرض ہمارے مذہب میں تفسیر بالرائے ہرگز جائز نہیں۔ پس ہر ایک معترض پر لازم ہوگا کہ کسی اعتراض کے وقت اس طریق سے باہر نہ جائے۔

دوم:۔ دوسری کتابیں جو ہماری مسلّم کتابیں ہیں۔ ان میں سے اوّل درجہ پر صحیح بخاری ہے۔ اور اس کی وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجّت ہیں جو قرآن شریف سے مخالف نہیں۔ اور ان میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے۔ اور اس کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہ ہو۔ اور تیسرے درجہ پر صحیح ترمذی، ابن ماجہ، موطاء، نسائی، ابن داؤد، دارقطنی کتب حدیث ہیں۔ جن کی حدیثوں کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہوں۔ یہ کتابیں ہمارے دین کی کتابیں ہیں۔ اور یہ شرائط ہیں جن کی رُو سے ہمارا عمل ہے۔ ... (معترض) ایسے اعتراض بھی نہ کریں جو ان کتابوں کی پابندی اور اس طریق کی پابندی سے نہیں ہیں جو ہم اشتہار میں شائع کر چکے ہیں۔ غرض اس طریق مذکورہ بالا سے تجاوز کر کے ایسی بیہودہ روایتوں اور بے سر و پا قصّوں کو ہمارے سامنے ہرگز پیش نہ کریں۔ اور نہ شائع کریں۔ جیسا کہ یہ خائنانہ کارروائیاں پہلے اس سے ..... پادری عماد الدین نے اپنی کتابوں میں اور پادری ٹھاکر داس نے اپنے رسائل میں اور پادری صفدر علی وغیرہ نے اپنی تحریروں میں لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کیں۔ اور سخت دھوکے دیدیکر ایک دنیا کو گندگی اور کیچڑ میں ڈال دیا۔"

(تبلیغ رسالت جلد چہارم صفحہ ۲۷)

ان محققانہ اصولوں کے پیش کرنے سے اُمّتِ مسلمہ کو تین عظیم الشان فائدے حاصل ہوئے ہیں۔

اوّل:۔ مخالفین اسلام جو ہر قسم کا رطب و یابس اسلام کے نام پر شائع کر دیتے تھے۔ اس میں روک پیدا ہو گئی۔

دوم:۔ اس کے مقابل پر مذاہب عالم کے کسی لیڈر کو اپنی مسلّمہ مقبولہ کتب کے نام شائع کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور اس طرح اس پہلو سے بھی اسلام کی برتری ثابت ہوئی۔

سوم:۔ تیسرا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمان خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں اگر وہ ان محققانہ اصولوں کے پابند ہو جائیں اور ہر رطب و یابس کو اسلام کے نام پر شائع نہ کیا کریں تو انہیں غیر مسلم معترضین کے سامنے کبھی بھی شرمندہ ہونے کی نوبت نہ آئے گی۔ اب ہم مندرجہ بالا دونوں امور کی وضاحت ان محققانہ اصولوں کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔

حجرِ اسود

پتھر کو عربی میں حجر اور فارسی میں سنگ کہتے ہیں۔ اور اسود کے معنے ہیں "کالا"۔ قرآن کریم میں حجر اسود کا ذکر موجود نہیں ہے۔ لیکن بخاری شریف میں موجود ہے مثلاً "حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لاتے۔ تو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور طواف کرتے۔"

۲۔ "حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبہ کا طواف کیا تھا۔ ایک لکڑی حضور کے دست مبارک میں تھی جس سے حجر اسود کو چھو کر بوسہ دیتے جاتے تھے۔"

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ مگر جو روایت مکرانی گزٹ نے پیش کی ہے۔ وہ بخاری شریف میں موجود نہیں ہے۔ البتہ ترمذی شریف جس کا مقام بخاری کے بعد تیسرا ہے

اس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ:۔

"نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي اٰدَمَ"

یعنی حجر اسود جنت سے اُترا تھا اس حال میں کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا پھر لوگوں کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

اوّل: یہ روایت بخاری شریف میں موجود نہیں لہذا امام بخاری کے نزدیک ساقط الاعتبار ہے۔

دوم: جنت کی نعمتوں کے متعلق بخاری شریف میں حدیث ہے کہ نہ کسی مادی آنکھ نے دیکھیں وغیرہ حالانکہ تمام حاجی حضرات اپنی مادی آنکھوں سے حجر اسود کو دیکھتے ہیں لہذا حجر اسود جنت کا پتھر نہیں ہو سکتا

سوم: بخاری مسلم بلکہ ترمذی میں بھی یہ قول موجود ہے کہ:۔

عبداللہ بن جرجی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو دیکھا آپ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہتے تھے خدا کی قسم میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو کوئی نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔ (صحیح مسلم)

گویا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسے جنت کا پتھر یقین نہ کرتے تھے ورنہ فرماتے کہ اس لئے بھی بوسہ دیتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بوسہ دیا اور اس لئے بھی کہ تو جنت کا پتھر ہے۔ پس روایت و درایت کے اعتبار سے "مکرانی گزٹ" کی پیش کردہ روایت ساقط الاعتبار ثابت ہوئی اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ عصر حاضر کے نامور غیر احمدی عالم اور سیرت نگار مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم نے بھی حجر اسود پر ایک مفصل نوٹ شائع کیا ہے مگر اس میں بھی موصوف نے اس روایت کو یکسر نظر انداز فرمایا ہے آپ لکھتے ہیں:۔

"حجر اسود کے لفظی معنی کالے پتھر کے ہیں، یہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے جو خانہ کعبہ کی دیوار کے ایک گوشہ میں قد آدم بلند لگا دیا گیا ہے خانہ کعبہ بیسیوں دفعہ گرا اور بنا کبھی سیلاب میں بہہ گیا اور کبھی آگ میں جل گیا اس بنیاد کا جو حضرت ابراہیم کے ہاتھوں پڑی تھی ایک پتھر بھی اس میں باقی نہیں مگر اس عہد عتیق کی یادگار صرف یہی ایک پتھر رہ گیا تھا جس کو اہل عرب نے جاہلیت میں بھی بڑی حفاظت سے قائم رکھا اور ساڑھے تیرہ سو برس سے اسلام میں وہ اسی طرح نصب ہے ... اس پتھر کے لگانے سے یہ مقصد ہے کہ خانہ کعبہ کے طواف کے شروع اور ختم کرنے کے لئے وہ ایک نشان کا کام دے۔ ہر طواف کے ختم کے بعد اسی پتھر کو بوسہ بھی دیتے ہیں .... یہ پتھر کہنے کے لئے تو ایک معمولی پتھر ہے۔ جس میں نہ کوئی آسمانی کرامت ہے نہ کوئی غیبی طاقت ہے صرف ایک یادگاری پتھر ہے مگر ایک مشتاق زیارت کی نگاہ میں اس تخیل کے ساتھ کہ تمام دنیا بدل گئی۔ شہر مکہ کا ذرّہ ذرہ بدل گیا۔ کعبہ کی ایک ایک اینٹ بدل گئی مگر یہ وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کے مقدس لب یا مبارک ہاتھ بالیقین پڑے ہیں اور پھر تمام خلفاء راشدین صحابہ کرام .... ہم مسلمان یہی سمجھتے ہیں کہ یہ ایک پتھر ہے۔ جس میں کوئی قدرت نہیں اور جیسا کہ بادۂ توحید کے ایک ہوشیار متوالے نے (مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو چوم کر کہا اے کالے پتھر! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک معمولی پتھر ہے نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان لیکن میں اس لئے تجھے بوسہ دیتا ہوں کہ میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ الغرض یہ بوسہ تعظیم کا نہیں بلکہ اسی محبت کا نتیجہ ہے جو اس یادگار کے ساتھ ابراہیم و اسمٰعیل کی روحانی اولاد کو ہے ورنہ اگر کوئی نہ اس کو چھوئے اور نہ بوسہ دے نہ اشارہ کرے تو اس سے اس کی ادائے حج میں کوئی نقصان لازم نہیں آتا۔"

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد پنجم صفحہ ۳۵۸)

اس تفصیلی نوٹ میں موصوف نے زیر بحث روایت کے تمام حصوں کو ترک کر دیا ہے بلکہ حجر اسود کے علاوہ شہر مکہ کا ذرہ ذرہ بدلا ہوا قرار دیا ہے گویا موصوف کے نزدیک نقشِ پائے خلیل بھی بدل چکا ہے۔

مولانا ندوی کے آخری جملے ہیں پسند

نہیں آتے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اسوۂ نبوی کو بھی ترک کریں اور ہمارے حج میں نقصان بھی لازم نہ آئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف غیر مسلموں کے اس اعتراض سے مرعوب ہو گئے ہیں کہ اس سے شرک لازم آتا ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض خود عدم تدبر کا نتیجہ ہے شعائر اللہ کے احترام سے شرک لازم نہیں آتا۔ بوسہ تو باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو بھی دیتا ہے لہذا مسلمان بھی حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اسے سجدہ نہیں کرتے کہ شرک لازم آئے۔

حجر اسود کی عظمت کا ایک نمایاں پہلو

حجر اسود کو یہ نمایاں امتیاز حاصل ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے مقدس ہاتھوں نے مشیّت ایزدی کے تحت اسے بیت اللہ کے ایک کونے میں مخصوص انداز سے نصب فرما کر تصویری زبان میں ایک پیشگوئی فرمائی جس کا بائیبل میں بھی ذکر موجود ہے۔ اور یہ پیشگوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود میں پوری ہوئی

تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعدد خطبات کا مجموعہ اس عنوان سے کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے اس میں حضور نے نہایت ایمان افروز اور حکیمانہ انداز میں ثابت کیا ہے کہ ہمارے دورِ تمدن کے پہلے آدم نے سب سے پہلے لوگوں کے لئے یہ بیت اللہ تعمیر کروایا تھا (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ) گویا اس وقت کی تمام انسانی آبادی کی پہلی اور واحد عبادتگاہ تعمیر ہوئی تھی اس کے بعد لوگ دنیا میں پھیل گئے اور ہر ملک و قوم میں الگ الگ نبی مبعوث ہوتے رہے اور عبادتگاہیں بھی متعدد اور مختلف تعمیر ہو گئیں اور اس پہلے بیت اللہ کو لوگ بھول گئے۔ لیکن حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ذریعہ پھر سے اس بیت اللہ کی تعمیر ہوئی اور پھر دنیا کی واحد عبادتگاہ کے بنانے کے لئے عظیم الشان منصوبہ تیار ہوا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام سے لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس عظیم منصوبہ کے لئے قوموں کو تیار کیا گیا اور پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تعمیر بیت اللہ کے وہ تئیس عظیم الشان مقاصد پیشگوئی کے طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دنیا میں پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ایک مرتبہ پھر تمام بنی نوع انسان کے لئے واحد اور عالمگیر عبادتگاہ بیت اللہ کو ثابت کیا جا رہا ہے ان حالات میں حجر اسود کو یہ عظمت حاصل ہے کہ یہ ایک تصویری زبان میں پیشگوئی تھی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود میں پوری ہوئی۔

حجر اسود کی تنصیب و تجدید

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل بیت اللہ کی عمارت کو نقصان پہنچ گیا تھا حضور کی حیات طیبہ کے ابتدائی ایام سے بیت اللہ کی تعمیر نو کا سلسلہ شروع ہوا جب حضور کی عمر پینتیس ۳۵ سال کے قریب تھی تو حجر اسود کو نصب کرنے کا سوال پیدا ہوا اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی تصنیف لطیف سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ ۹۳ پر اس طرح پیش کیا ہے۔

"جب قریش کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے حجر اسود کی جگہ پر پہنچے تو قبائل قریش کے اندر اس بات پر سخت جھگڑا ہوا کہ کونسا قبیلہ اسے اس کی جگہ پر رکھے۔ ہر قبیلہ اس عزت کو اپنے لئے چاہتا تھا حتیٰ کہ لوگ آپس میں لڑنے مرنے کو تیار ہو گئے اور زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق ایک خون سے بھرے ہوئے پیالے میں انگلیاں ڈال کر سب نے قسمیں کھائیں کہ لڑ کر مر جائیں گے مگر اس عزت کو اپنے قبیلہ سے باہر جانے نہ دیں گے اس جھگڑے کی وجہ سے تعمیر کا کام کئی دن تک بند رہا۔ آخر ابوامیہ بن مغیرہ نے یہ تجویز پیش کی کہ جو شخص سب سے پہلے دروازے کے اندر آتا دکھائی دے وہ اس بات میں حکم ہو کر فیصلہ کرے اللہ کی قدرت لوگوں کی آنکھیں جو اُٹھیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ محمد صلعم تشریف لا رہے ہیں آپ کو دیکھ کر سب پکار اُٹھے "امین امین" اور سب نے بالاتفاق کہا "ہم اس کے فیصلہ پر راضی ہیں"۔ جب آپ قریب آئے تو انہوں نے آپ پر حقیقت امر بیان کی اور فیصلہ چاہا آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے وہ فیصلہ فرمایا کہ سب سردارانِ قریش دنگ رہ گئے اور آخر یہی پکار اُٹھے آپ نے ایک چادر لی اور اس پر حجر اسود کو رکھ دیا اور تمام قبائل قریش کے رؤساء کو اس چادر کے چاروں کونے پکڑائے اور چادر اُٹھانے کا حکم دیا چنانچہ سب نے مل کر اس چادر کو اٹھایا

اور کسی کو بھی شکایت نہ رہی یہ اللہ کی طرف سے تعبیری زبان میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عرب کے مختلف قبائل جو اب برسرِ پیکار ہیں، اس پاک وجود کی وجہ سے ایک مرکز پر جمع ہو نگے (اور تشادۃً ثانیہ میں بالفعل تمام دنیا اس مرکز پر جمع ہو جائے گی۔ ناقل) جب حجرِ اسود کی اصلی جگہ کے محاذ میں چادر پہنچی تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اسے چادر پر سے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا یہ اللہ کی طرف سے اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ نبوّت کی عمارت کے کونے کا پتھر آپ کے وجود سے اپنی جگہ پر قائم ہوگا جیسا کہ زبور ۱۱۸ آیت ۲۲ و ۲۳ میں پیشگوئی کی گئی تھی"۔

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم)

حجرِ اسود اور بائیبل کی پیشگوئی

زبور کی پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ... اس پیشگوئی کا حوالہ دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس طرح بیان کیا ہے:۔

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کریم کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا"۔ (متی $\frac{21}{43-44}$)

اس پیشگوئی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا کی بادشاہی یعنی روحانی حکومت بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کو منتقل ہو گئی اور اس کے بعد جس قوم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اسلام پر حملہ کیا یا مقابل پر آئی اسے ہر میدان میں سخت ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا اور یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا تا آنکہ غلبۂ اسلام کا آفتاب پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو جائے پس حجرِ اسود کے وجود میں ایک پیشگوئی مشیتِ ایزدی کے تحت بیت اللہ میں نصب کر کے کی گئی تھی جس کی تجدید مصلحتِ الٰہی کے تحت خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے ہوئی اور اس پیشگوئی کا ظہور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود میں ہوا اور ہو رہا ہے۔

نقشِ پائے خلیل

"نقشِ پائے خلیل کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۔ یعنی ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ بخاری شریف میں بھی اس کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی بنائیں تو نہایت بہتر ہے تو اس کے متعلق یہ آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی۔ چنانچہ بیت اللہ کا حج کرنے والے خوش نصیب حضرات مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کرتے ہیں یہ سب کچھ درست ہے اس کے علاوہ "مکرانی گزٹ" نے جو روایت پیش کی ہے کہ "جیسے کوئی گیلی مٹی پر اپنا پنجہ رکھے تو گہرا نقش پڑ جاتا ہے ..... اس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ حسبِ ضرورت یہ پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا تھا"۔

ایسی روایات کا قرآن مجید بخاری شریف بلکہ کسی بھی حدیث صحیح مرفوع متصل میں نام و نشان نہیں ملتا جہاں پتھر پر پاؤں کے نشانات کا سوال ہے عقیدت کی بناء پر بعد میں بنائے گئے ہونگے چنانچہ ہر جگہ حلہ خانیار میں جو قبر مسیح ہے اس کی جالی کے اندر جا کر خاکسار نے خود دیکھا ہے کہ ایک پنجہ کا نشان پتھر پر بنایا گیا ہے اور وہ ایسے ہی دکھائی دیتا ہے جیسے گیلی مٹی پر پنجہ رکھنے سے گہرا نقش پڑ جاتا ہے بہر حال اس نقشِ پائے خلیل اور پتھر کے اونچا ہونے کا قرآن شریف اور بخاری شریف یا کسی مرفوع متصل حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اور اس قسم کی روایات کو پرکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ محققانہ اصول ہی روشنی کا مینار ہیں جو اوپر بتا دیئے گئے ہیں سے

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

مطالعہ کتب: یاد رہے کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مطالعہ کتب کے سلسلہ میں ماہ احسان (جون) کے لئے کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" نصف آخر مقرر ہے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی اکتیسویں[31] مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ اول)

ہوئے۔

(۱) احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو (جو اس سال شروع ہو چکا ہے) میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں احمدی طلباء داخل ہوں تا کہ زیادہ سے زیادہ احمدی بچے قرآن مجید۔ حدیث اور دیگر دینی مسائل سے واقف ہو سکیں

(۲) کسی نو احمدی کی شادی۔ احمدی لڑکی سے ہونے سے پہلے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ نو احمدی کم از کم ڈیڑھ سال تک جماعت کے ساتھ ہر طرح تعاون کرتا چلا آ رہا ہو۔ نیز یہ کہ وہ مخلص اور دیندار احمدی ہو۔ (۳) ایجنڈے کی تجویز کہ "ہر سٹیٹ میں سکول کھولے جائیں" کے متعلق فیصلہ ہوا کہ اس تجویز کی روح کے مطابق نئے مقامات پر سکول کھولنے کے لئے کوشش کی جائے تاہم اس کے متعلق ضروری ہے کہ جماعتیں اخراجات کا اندازہ اور دیگر معلومات مہیا کریں تا کہ مرکز سے منظوری حاصل کی جا سکے۔

شعبۂ مال اور بجٹ کی سب کمیٹی

(۱) نائیجیریا مشن کی آمد (جس کا زیادہ تر انحصار چندوں پر ہے) کو بڑھانے کے لئے صدر مجلس نے ترغیب دی کہ احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ معیار پر اور وصیت کی صورت میں آمد کا پورا حصّہ چندوں کے لئے وقف کریں اور اس پر تعہّد سے قائم رہیں۔ (۲) نائیجیریا مشن میں اس امر کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلانے کے لئے مرکزی مبلغین کی خدمات حاصل کی جائیں جو کہ اپنے علاقوں میں خصوصی دورے کر کے مخلصین میں مالی جہاد کی تحریک کریں اور مشن کے حسابات کی پڑتال کا کام بھی سرانجام دیں اسی طرح جماعتوں کو حسابات رکھنے کے متعلق ضروری ہدایات بھی دیں

اخبار ٹروتھ سے متعلق سب کمیٹی

(۱) جماعت نائیجیریا کے انگریزی ٹروتھ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت و مطالبہ کے پیشِ نظر اس کی اشاعت کو مزید بڑھانے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں جس پر فیصلہ ہوا کہ اس کی اشاعت کو مزید بڑھانے اور مؤثر رنگ میں اس تبلیغی آرگن کو پھیلانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(۲) مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا کہ لیگوس کے نئے مشن ہاؤس میں جو اس وقت زیرِ تعمیر ہے الگ جگہ کی گنجائش کو مدِنظر رکھا جائے گا تا کہ ٹروتھ کے لئے علیحدہ دفتر و انتظام میں سہولت مل سکے۔

متفرق امور پر مشتمل سب کمیٹی کی سفارشات اور فیصلہ جات

(۱) آئندہ سال جلسہ سالانہ نائیجیریا مشن کے نئے سیکرٹریٹ میں منعقد کیا جائے تا کہ عمدہ مشنوں کا تعارف اس نئے کمپلیکس سے ہو سکے اور جگہ کی وسعت کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ میں شمولیت کی تحریک کی جائے۔

(۲) احمدیہ کیلنڈر اپنی تزئین و خوبصورتی کے لحاظ سے کافی مقبولیت کا حامل ہے اس لئے آئندہ سال زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کیا جائے تا کہ جلسہ سالانہ کے دوران اس کی کمی محسوس نہ ہو۔

(۳) مشن ہائے نائیجیریا کے پتہ جات اور ضروری کوائف پر مشتمل ایک گائیڈ بک یا ڈائریکٹری شائع کی جائے۔

اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے ڈائریکٹری کے علاوہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی تاریخ کی البم کی تیاری کے سلسلہ میں بھی وضاحت کی اور بتایا کہ انشاء اللہ سالِ رواں میں یہ البم شائع کی جائے گی

(۴) شادی بیاہ کی تقاریب کے انعقاد کے سلسلہ میں نائیجیریا مشن کی طرف سے تعارفی کتابچہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(۵) مجلسِ مشاورت میں فیصلہ ہوا کہ نائیجیریا مشن کی طرف سے ریڈیو پروگرام "وائس آف اسلام" کو دو مزید ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعہ نشر کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال سے نائیجیریا مشن کی طرف سے ریڈیو پروگرام اوگن سٹیٹ سے نہایت کامیابی کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ شوریٰ میں یہ طے ہوا کہ اب مزید دو سٹیٹس (STATES) لیگوس اور اونڈو (ONDO) کے ریڈیو پروگراموں میں اس پروگرام کا اضافہ کیا جائے۔

اس موقع پر مکرم۔ ای۔ جی سنیالو نے شوریٰ کی عمومی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بڑی پُر اثر تقریر کی جس میں بتایا کہ یہ امر نئے اور پرانے احمدیوں کے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس کی یہ عظیم ترقی دیکھنے کا موقع دیا۔

شوریٰ کی کارروائی مکمل ہونے پر مکرم امیر صاحب نے نمائندگانِ شوریٰ کو اپنے اختتامی خطاب میں بعض دیگر اہم امور کی طرف توجہ دلائی

مکرم امیر صاحب نے اپنے مختصر سے خطاب کے بعد جماعتوں کے نمائندگان کو الوداع کہا اور نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد نمائندگان کو اپنے اپنے مشنوں کی طرف جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(منقول از الفضل ۱۱ر مئی ۸۰ء)

درخواست دعا: خاکسار کا بچہ بعمر ۲ سال ایک مہینے سے فالج کے حملہ سے بیمار ہے احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

خاکسار: عبد الحکیم آلیپی دیکرالہ

کیرالہ اور تامل ناڈو کی بعض جماعتوں میں تبلیغی جلسے

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

جماعت ہائے احمدیہ شموگہ اور بنگلور کے نہایت شاندار اور کامیاب تبلیغی اور تربیتی جلسوں سے فارغ ہو کر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی اور خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس پر مشتمل تبلیغی وفد مورخہ ۶۔ ہجرت (مئی) کی صبح کالیکٹ پہنچا۔ کالیکٹ میں تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس اور دیگر جماعتی امور کے بارے میں ضروری مشوروں اور اقدامات کے بعد دوسرے دن صبح ہم محترم مولانا ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کے ہمراہ پینگاڈی کے لئے روانہ ہوئے۔

پینگاڈی

جماعت احمدیہ پینگاڈی کی مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع و عریض گراؤنڈ میں مورخہ ۷۔ اور ۸۔ ہجرت (مئی ۱۹۸۰ء) کو دو روزہ تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔

محترم مولانا ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت مورخہ ۷۔ ہجرت (مئی) بعد نماز مغرب و عشاء پہلے دن کا جلسہ عام مکرم ... الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ صدر جلسہ کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی جس کے ساتھ ساتھ مکرم صدیق امیر علی صاحب ملیالم ترجمہ کر رہے تھے۔ چونکہ بارش کے آثار نظر آ رہے تھے اس لئے دو گھنٹے کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

دوسرے دن مکرم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت بعد نماز مغرب و عشاء مکرم مولوی احمد ... صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ صدر جلسہ کے مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے سوا گھنٹہ تک ظہور امام مہدی علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے بھی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مختلف دینی مسائل پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی جس کا ملیالم میں محترم جناب صدیق امیر علی صاحب اور خاکسار نے ترجمہ کیا اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ جلسہ بہت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ مستورات نے بھی بارعایت پردہ بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔

میلاپالیئم

کانفرنس سے فارغ ہو کر اراکین وفد نیز محترم سیٹھ معین الدین صاحب مع فیملی محترم کریم اللہ صاحب نوجوان اور مکرم محمد احمد اللہ صاحب مع فیملی براستہ ٹریونڈرم ناگر کوئل اور کنیا کماری (CAPE COMERIN) مورخہ ۱۳۔ ہجرت (مئی) کو میلاپالیئم میں پہنچے جبکہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب بمبئی کے لئے روانہ ہوئے۔

جماعت احمدیہ میلاپالیئم کے زیر اہتمام رات کو ۹ بجے مشن ہاؤس کے سامنے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ عام منعقد ہوا۔

مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ میلاپالیئم نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی میں مختلف تبلیغی مسائل پر عمدہ تقریر کی جس کا ترجمہ مکرم حسن ابوبکر صاحب بی۔ایس سی بی۔ایڈ نے تامل میں سنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے تبلیغی نقطۂ نگاہ سے وفات مسیح موعود علیہ السلام، اجرائے نبوت اور ظہور امام مہدی علیہ السلام کے عنوانوں پر نہایت اچھے پیرایہ میں تقاریر کیں۔ ہر دو تقاریر کا خاکسار تامل زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا رہا۔

مکرم عبد القادر صاحب ایم۔اے سیکرٹری مال جماعت میلاپالیئم نے شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ بہت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن اراکین وفد مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ مورخہ ۱۹ ہجرت (مئی) بعد نماز جمعہ محترم مبلغ صاحب مع اہلیہ صاحبہ بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئے۔ اور مورخہ ۲۱۔ ہجرت (مئی) صبح آٹھ بجے محترم مولانا امینی صاحب کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ ناصر ہو اور اس کامیاب دورے کے بہترین اور دیرپا نتائج پیدا کرے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی اہلیہ محترمہ کے دل کے والو کا مدراس میں مورخہ ۱۰۔ احسان (جون) کو اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد انعام غوری

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ اخبار الفضل ربوہ اپنے بچوں سے ملنے کے لئے دو ماہ کی رخصت پر میامی (امریکہ) گئے ہوئے تھے۔ وہاں پر ان کا پاؤں غسلخانہ میں پھسل گیا اور گر پڑے۔ پسلی کی ہڈیوں میں شدید ضرب آئی۔ پلاسٹر کی قسم کی پٹی باندھی گئی ہے۔ درد ہے۔ احباب کرام شفائے کاملہ و عاجلہ، صحت و سلامتی اور تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔

قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

میرا بچہ عزیزم محمد زاہد قریشی سلمہٗ عرف چندا میاں امسال ڈاکٹری میں داخلہ کے امتحانات میں شامل ہو رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے میں تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اور جملہ درویشان کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر، محمد عابد قریشی شاہجہانپور

میرے چھوٹے بھائی عزیز عطاء الٰہی خاں مقیم فرینکفورٹ (جرمنی) کی چھوٹی ہمشیرہ نسبتی عزیزہ صائمہ سلمہا گذشتہ دنوں بہت زیادہ بیمار ہو کر لندن ہسپتال میں داخل کی گئی تھیں۔ الحمد للہ اب کافی حد تک صحت یاب ہو کر گھر آگئی ہیں۔ اسی طرح برادرم مذکور کی خوشدامن صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ ہر دو کی کامل شفاء یابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

نیز میرے بہنوئی مکرم لطیف محمد صاحب مقیم کراچی کے کاروبار میں ترقی کے لئے بھی بزرگان و احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ:۔ شکیلہ پروین بنت فضل الٰہی خان صاحب درویش قادیان

عزیزہ موصوفہ نے دعاؤں کے ان اعلانات کے ساتھ مبلغ ۵/- روپیہ مد اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہا اللہ خیراً۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ سلمہا فراغت تعلیم کے بعد خدا کے فضل سے کشمیر میں ٹیچرس کی پوسٹ پر سلیکٹ ہوئی ہیں اور انہوں نے با شرح چندہ ادا کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اسی طرح خاکسار کی طبیعت بھی ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ علیل چلی آ رہی ہے۔ میری صحت کاملہ کے لئے بھی احباب دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:۔ شیخ حمید اللہ مبلغ علاقہ کولاب کشمیر نزیل قادیان

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب نے ۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ ایڈیٹر

مکرم برادرم ناصر احمد خاں صاحب اور مکرم طاہر احمد خاں صاحب چک ایرچ کشمیر حصول ملازمت کے لئے کینانور میں ٹریننگ کر رہے ہیں۔ احباب ان کے باعزت برسر روزگار ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ جاوید اقبال اختر قادیان

جملہ ممبران مجالس انصار اللہ بھارت کیلئے سہ ماہی نصاب

تمام ممبران مجلس ہائے انصار اللہ بھارت کی اطلاع و تعمیل کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سہ ماہی یعنی یکم احسان (جون ۱۹۸۰ء) تا ۳۰ تبوک (ستمبر ۱۹۸۰ء) کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء کتاب "کشتیٔ نوح" بطور تعلیمی نصاب مقرر کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کو آسمانی ٹیکہ قرار دیا ہے۔ جو طاعون اور تمام آفات سے بچانے کے لئے اُسی کے حکم سے تیار ہوا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "اس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادہ سے دست کش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو۔ اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود پسند نہ ہو، اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔"

اس ارشاد ربانی میں مذکورہ تعلیم آپ نے اسی کتاب کشتیٔ نوح میں درج فرمائی ہے۔ جس کے بارہ میں آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے کہ "کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔" نیز فرمایا: "جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔"

چنانچہ تنظیم انصار اللہ کے لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس سے توقع ہے کہ مذکورہ بالا عرصہ میں اس کتاب کا ایسے طور پر مطالعہ کا پروگرام مرتب کرے کہ اس کتاب کا منظم طور پر مطالعہ ہی ہو اور عملی استفادہ بھی ہو۔ اس پروگرام میں شرکت کے ساتھ ساتھ بارگاہ رب العزت میں متضرعانہ دعائیں بھی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے اس تعلیم پر کما حقہٗ عمل کرنے والا بنا دے۔ آمین۔

جس جماعت میں ممکن ہو۔ اس کتاب کے حصص مقرر کرکے ہفتہ وار مطالعہ کنندگان سے لیکچر دلوائے جائیں تاکہ اس طرح جماعت کے تمام انصار کے علاوہ دوسرے افراد بھی مستفید ہو سکیں اور ہندوستان میں جہاں جہاں مجالس انصار اللہ قائم ہیں عہدیداران کرام کوشش فرمادیں کہ ہر جگہ ممبران انصار اللہ اس کتاب کا باقاعدہ مطالعہ کرکے اس کے امتحان میں شرکت اختیار کریں امتحان کی تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ کتاب دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے ایک روپیہ فی نسخہ قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار فقط۔

خاکسار:۔

حکیم محمد دین عفی عنہ

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

قادیان

INTRODUCTION TO THE STUDY OF THE HOLY QURAN

دیباچہ قرآن مجید انگریزی (مکمل)

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت نے امسال سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "دیباچہ قرآن مجید انگریزی" عمدہ کاغذ پر نہایت دیدہ زیب کتابی سائز ۳۰×۲۵/۴ پر چار ہزار کی تعداد میں کلکتہ سے طبع کرایا ہے جس کی جلد بھی خوبصورت اور پائیدار ہے۔ جلد کے اوپر ایک خوبصورت کور بھی چڑھایا گیا ہے۔

۴۵۰ صفحات پر مشتمل دیباچہ قرآن مجید کے مضامین کو تلاش کرنے کی سہولت کے پیش نظر اس کے آخر میں انڈیکس بھی شامل کر دیا گیا ہے مسلمانوں کو قرآن مجید اور اسلام کی واقفیت کے لئے اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور دیگر مذاہب میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسے حاصل کرکے حلقہ احباب میں تبلیغ کو وسعت دیں۔ چونکہ نظارت ہذا کوئی تجارتی ادارہ نہیں اس لئے دیباچہ قرآن مجید کا ہدیہ لاگت قیمت مبلغ پندرہ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اخراجات ڈاک و پیکنگ اس کے علاوہ ہوں گے جو وی۔ پی منگوانے کی صورت میں مبلغ ۵/- روپیہ اور رجسٹری منگوانے کی صورت میں مبلغ ۴/- روپیہ ہوں گے۔ رجسٹری کی صورت میں مبلغ ۱۹/- روپیہ بذریعہ منی آرڈر مد نشر و اشاعت میں بھجوانے ہوں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس

امسال جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس ۲۳، ۲۴ ظہور (اگست ۱۹۸۰ء) بروز سنیچر اتوار سرینگر میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ کانفرنس جلد از جلد جمع کرکے مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال سرینگر کو بھجوائیں۔

المعلن:۔

محمد حمید کوثر

انچارج مبلغ صوبہ کشمیر

AHMADIYYA MASJID

NEAR I.G.P. OFFICE

SRINAGAR-KASHMIR

PIN: 190000

ولادت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے لڑکے عزیزم سید جاوید انور سلمہٗ کو نرینہ اولاد سے نوازا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ احباب جماعت اور بزرگان کرام سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم نومولود کو صالح اور خادم دین بنادے اور عمر دراز کرے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر سید حمید الدین احمد، جمشید پور

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس مرکزیہ

نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ بہار۔ بنگال۔ اڑلیہ۔ آندھرا کے عہدیداران مقامی و عہدیداران خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۳/۷/۸۰ سے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ فرمائیں گے موصوف اپنے دورہ میں خدام الاحمدیہ سے متعلق جملہ امور سرانجام دیں گے مثلاً تجنید۔ تشخیص۔ تنظیم انتخاب وغیرہ اس کے علاوہ چندہ خدام الاحمدیہ چندہ اجتماع وغیرہ کی وصولی بھی فرمائیں گے اس لئے میں جملہ قائدین اور عہدیداران مقامی اور مبلغین کرام سے نمائندہ موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲/۷/۸۰	کیندرا پاڑہ	۳/۸/۸۰	۱	۴/۸/۸۰
بھاگلپور برہ پورہ	۵/۷/۸۰	۲	۷/۷/۸۰	کھجو بنیور	۴	۱	۵
خانپور ملکی	۷	۲	۹	کیرنگ	۵	۲	۷
رانچی سملیہ	۱۰	۲	۱۲	حیدرآباد و سکندرآباد براستہ وشاکھاپٹنم	۸	۶	۱۴
جمشید پور	۱۲	۲	۱۴				
موسی بنی مائینز	۱۴	۲	۱۶	چندا پور کا ماریڈی	۱۴	۱	۱۵
کلکتہ	۱۷	۴	۲۱	عادل آباد	۱۶	۱	۱۷
مضافات کلکتہ	۲۱	۴	۲۵	سنا ذنگر	۱۸	۱	۱۹
سوروں	۲۶	۱	۲۷	چنتہ کنٹہ وڈمان	۱۹	۲	۲۱
کیندرکس	۲۷	۱	۲۸	یادگیر	۲۲	۲	۲۴
کٹک	۲۸	۲	۳۰	تماپور	۲۴	۱	۲۵
کرڈاپلی	۳۰	۱	۳۱	دیودرگ	۲۵	۱	۲۶
پنکال	۳۱	۱	۱/۸/۸۰	حیدرآباد براستہ یادگیر	۲۷ تا	چار یوم	[illegible]
سونگھڑہ	۱/۸/۸۰	۲	۳/۸/۸۰	بمبئی	۱/۹/۸۰	۲	۳/۹/۸۰
				قادیان	۵	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر

نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جموں کشمیر کے عہدیداران مقامی و عہدیداران خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۲/۷/۸۰ سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ فرمائیں گے موصوف اپنے دورہ میں خدام الاحمدیہ سے متعلق جملہ امور سرانجام دیں گے۔ مثلاً تجنید۔ تشخیص۔ تنظیم انتخاب۔ وغیرہ اس کے علاوہ چندہ خدام الاحمدیہ چندہ اجتماع وغیرہ کی وصولی بھی فرمائیں گے اس لئے میں جملہ قائدین اور عہدیداران مقامی اور مبلغین کرام سے نمائندہ موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲/۷/۸۰	ادنہ گام نرکہ پورہ	۱۸	۲	۲۰
پرنچھو رشنیدرہ	۴/۷/۸۰	۲	۶	سرینگر	۲۰	۱	۲۱
چاریکوٹ	۶	۲	۸	بارہ پاری گام	۲۱	۱	۲۲
کالابن ادارکہ	۸	۲	۱۰	ناصر آباد	۲۲	۲	۲۴
بذھالون	۱۰	۱	۱۱	شورت	۲۴	۱	۲۵
بھدرواہ براستہ جموں	۱۲	۳	۱۵	یاری پورہ	۲۵	۱	۲۶
سرینگر	۱۶	۲	۱۸	چک ایرچہ	۲۶	۱	۲۷/۸

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
نونرمئی	۲۷	۱	۲۸	ماندوجن	۲/۸/۸۰	۱	۳/۸/۸۰
آسنور کوریل	۲۸	۳	۳۱	مانلو	۳	۱	۴
رشی نگر	۳۱	۲	۲/۸/۸۰	سرینگر	۴	۱	۵
				قادیان	۶/۸/۸۰	-	-

اخبار قادیان

مقامی طور پر بعض احباب بیمار ہیں :-

عزیز سرفراز احمد ہاشمی ابن مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو ملیریا ہوگیا تھا جو بگڑ گیا جس جگر اور معدہ کی تکالیف ہوگئیں امرتسر گورو نانک دیو ہسپتال میں لے جاکر داخل کرایا گیا۔ علاج جاری ہے اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔

۲- مکرم محمود احمد صاحب خادم مسجد اقصیٰ کی بیوی کو دماغی عارضہ ہوگیا تھا اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ علاج جاری ہے۔

۳- مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ کی بیٹی کو معدے کی تکلیف ہے مکرم محمد عزیز گجراتی صاحب مرحوم کی بیوہ بیمار ہیں اور مکرم شکیل احمد صاحب طاہر کارکن نظارت علیا بھی بیمار ہیں اور مکرم بہادر خان صاحب درویش ایک لمبے عرصہ سے فریش اور بہت کمزور ہیں احباب ان سب بیماروں کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

میرے چھوٹے بھائی مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹/۶/۸۰ کو دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا کیا ہے نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام اور بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: منیر احمد خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES: 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑشیٹ کے
سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس ۲۹/۲
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :- مکھنیا بازار کانپور —— یوپی

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلے کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
Madras - 600004
PHONE NO - 76360
آٹوونگس

مالی قربانیوں سے مال میں کمی نہیں آتی

خدا تعالیٰ زمین و آسمان کے سارے خزانوں کا مالک ہے۔ اس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اس کا بندہ خدا کی راہ میں جیسے جیسے خرچ کرتا جاتا ہے خدا تعالیٰ برابر اس کو اپنی نعمتوں سے نوازتا جاتا ہے اور اس کے مال میں کمی نہیں آنے دیتا خدا تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سورہ سبا) یعنی اے مومنو! جو کچھ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہ مزید رزق تم کو دیتا ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۵۴)

مندرجہ بالا ارشاد خداوندی اور ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کرتے ہوئے میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرکے اپنے اموال کو بابرکت بنائیں ہمارے وہ عزیزان و بزرگان جو اپنی صحیح آمد پر مقررہ شرح پر چندہ ادا نہیں کرتے ہیں یا وہ دوست جو بتایا دار اور زمیندار ہیں وہ اپنی آمد چھپا کر یا مرکزی اور مقامی عہدیداران دانی کو تو دھوکا دے سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ دعویٰ تو یہ ہو کہ ہم احمدی ہیں اور عمل اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق نہ ہو۔ یہ طریق خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ طریق رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہو سکتا ہے ایک مخلص احمدی کے لئے یہ خوف کا مقام ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین۔

پس ایسے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی قربانیوں کا جائزہ لے کر جہاں کمی ہے اس کو پورا کریں اور باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنے کا التزام فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے رزق اور مال میں خیر و برکت دے گا انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا فضل پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کردے اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست دعا: مکرمہ شاہین پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نسیم صاحب جونیئر انجینئر علی گڑھ مبلغ ۵۰۰/- روپے مد تزئین بہشتی مقبرہ قادیان میں نقد ادا کرتے ہوئے اپنی، اپنے شوہر اور بچوں کی صحت و سلامتی اور بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار: محمد عمر تماپوری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فتویٰ کے مطابق روزہ دار نما کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہئے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جماعت جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں آمین۔

ماہ اپریل میں رپورٹ ہائے کارگذاری بھجوانے والی لجنات

لجنہ اماء اللہ قادیان۔ شاہجہانپور۔ کلکتہ۔ کٹک۔ بھاگلپور۔ کوسمبی۔ بھدرواہ۔ برلیشہ۔ بھوبنیشور۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ کیرنگ۔ ارکوپٹنہ۔ مسکرا۔ پنکال۔ کرڈاپلی۔

ناصرات الاحمدیہ: شموگہ۔ ساگر۔ کلکتہ۔ قادیان۔ مسکرا۔ کرڈاپلی۔

مندرجہ ذیل لجنات متوجہ ہوں:

جن لجنات کی طرف سے دوران سال اب تک چھ ماہ میں کوئی رپورٹ وصول نہیں ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں۔ یہ لجنات اطلاع دیں کہ ان کی رپورٹ کس وجہ سے نہیں آرہی یا کام بند ہونے کی کیا وجہ ہے

لجنہ اماء اللہ رانچی۔ پٹنہ۔ گلبرگہ۔ مرکرہ۔ کالیکٹ۔ اسلام آباد۔ ہبلی۔ کوڈالی۔ کرونا گپلی۔ امروہہ۔ نمازی پور۔ شاذنگر۔ بڈھانوں۔ کوٹیلہ۔ جمشید پور۔ رسولپور۔ بھرتپورہ۔ کینانور۔ دہوا نساہی۔ جڑچرلہ۔ خانپور ملکی۔ غنچہ یارہ۔ ناصرات الاحمدیہ سرونیاں گاؤں۔ بھدرک۔ رانچی اور ینگاڈی۔

نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ